☆۔استقامت کا اصل حل۔☆

(نجات کی پکار نمبر:۲۶)

صحبت وماحول کا جادو

ابوعبداللہ

(ہمارا عزم)

☆سچائی کی پیروی☆

(WWW.KHIDMAT-ISLAM.COM)

(Email:KHIDMAT777@GMAIL.COM)

بسم اللہ،الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

وہ چار بنیادی لوازم جنہیں ملحوظ رکھنے سے؛ شیطان، نفس اور دنیا پرستی کے طاقتور جادو سے بچنے کی سبیل پیدا ہو سکتی ہے، وہ یہ ہیں:

(۱)۔اخلاص یعنی حسن نیت پر زندگی بسر کرنا، (۲)۔برائی سے بچنے اور نیکی کے حصول کیلئے بھر جدوجہد، دوڑ دھوپ، کاوش وقربانی کرنا اور انفاق کرنا، (۳)۔اچھی صحبت، سنگت اور اچھا ماحول اختیار کرنا، اور (۴)۔تقویٰ پر کاربند رہنے کی اللہ سے بھر پور دعا کرتے رہنا۔

راہِ راست پر قائم رہنے کیلئے ان چاروں لوازم کو ملحوظ رکھنا ناگزیر ہے۔(۱)۔اخلاص کا مطلب ہے کہ دینی کاوش صرف اور صرف اللہ کی رضامندی، اخروی فلاح کیلئے ہونی چاہئے، نہ کہ دنیوی مفادات، پیسہ روپیہ، ناموری، عزت وشہرت کیلئے۔مزید یہ کہ ''اسلام'' کی بجائے اپنے اپنے فرقوں، مسالک اور گروہوں کی ترویج کی فکر بھی اخلاص کے منافی ہے جس کی لپیٹ میں الا ماشاءاللہ اکثریت آچکی ہے۔اخلاص کی عدم موجودگی میں اللہ کی نظر میں ہر کوشش رائیگاں اور بے نتیجہ یعنی صفر ہو جاتی ہے۔(۲)۔اسی طرح جس میں پیاس وتڑپ نہیں، دین کیلئے جدوجہد اور قربانی کا جذبہ موجود نہیں، اسے بھی کچھ نہیں ملتا۔(۳)۔اچھے ماحول اور اچھی صحبت کا دین میں کیا کردار ہے؟ اسکی تفصیل آگے بیان کی جائے گی۔(۴)۔اور ان سب چیزوں پر قائم رہنے کیلئے خالق کی تائید ونصرت کی ضرورت ہے، جس کے بغیر کسی بھی خیر کو پانا ممکن نہیں۔اسلئے بُرائیوں سے بچنے اور تقویٰ کے حصول کیلئے شب وروز اللہ سے التجا کرتے رہنا بھی ضروری ہے۔

اس تمہیدی گفتگو کے بعد اب ہم اس تحریر کے اصل عنوان یعنی ''**صحبت وماحول کا جادو**'' پر ضروری رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔

صحبت وماحول کا جادو

مرغوباتِ نفس کو قابو کرنا، ابلیس کے طاقتور غلبے سے بچنا اور برائیوں سے بچ کر تقویٰ پر قائم رہنا، اس وقت تک ممکن نہیں جب تک بُری صحبت، بُرے ماحول سے سخت اجتناب اور اچھی صحبت/اچھے ماحول

کا التزام نہ کیا جائے۔

جس کی سنگت اچھی نہ ہوئی وہ ہلاک ہوگیا۔نفس وشیطان کے طاقتور جادو کا لقمہ بن گیا۔اس ضمن میں پروردگار نے ہماری رہنمائی یوں فرمائی:

☆ سچے لوگوں کی صحبت ومعیت میں رہنے کا حکم یوں دیا گیا:

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ o﴾(سورہ توبہ:119)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور ہو جاؤ سچے لوگوں کے ساتھ۔''

☆ بروز قیامت انسان بُری سنگت کو اختیار کرنے پر یوں حسرت کرے گا:

﴿ یٰوَیۡلَتٰی لَیۡتَنِیۡ لَمۡ اَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِیۡلًا o لَقَدۡ اَضَلَّنِیۡ عَنِ الذِّکۡرِ بَعۡدَ اِذۡ جَآءَنِیۡ وَ کَانَ الشَّیۡطٰنُ لِلۡاِنۡسَانِ خَذُوۡلًا o ﴾(الفرقان:28-29)

''ہائے کاش میں فلاں کو دوست نہ بناتا۔(اس غلط دوستی) نے مجھے پھسلا دیا،جبکہ میرے پاس نصیحت آگئی تھی اور شیطان تو انسان کا ساتھ چھوڑ دینے والا ہے۔''

یعنی ہدایت ونصیحت کے آجانے کے بعد بھی بُری سنگت،بُری دوستی ہدایت پر کاربند ہونے سے محرومی کا باعث بن جاتی ہے۔

☆ بُرے علاقے اور ماحول کی وجہ سے بُرائی پر کاربند رہنے والوں کی جان کُنی کے وقت،فرشتے بُرے ماحول سے بچنے کی یاددہانی یوں کرائیں گے:

''یقیناً جب فرشتے قبض کرتے ہیں روحیں ان لوگوں کی جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے،تو (فرشتے) ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے(یعنی گناہ میں ملوث کیوں ہوئے ؟)۔وہ کہتے ہیں ہم ملک میں عاجز وناتواں تھے۔فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین وسیع نہیں تھی کہ تم اس میں (بُرے علاقے سے بہتر علاقے کی طرف) ہجرت کر جاتے؟ پس اب تمھارا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بُری جگہ ہے۔مگر جو مرد اور عورتیں اور بچے بے بس ہیں کہ نہ تو کوئی چارہ کر سکتے ہیں اور نہ راستہ جانتے ہیں۔قریب ہے کہ اللہ ایسوں کو معاف کر دے اور اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔''(النساء:97-99)

یعنی وہ ماحول جو بُرائی پر آمادگی کا سبب بن کر انسان پر غالب آکر بُرائی (یعنی کبائر کا ارتکاب، حلال وحرام کی تمیز ختم ہو جانا، فرائض وواجبات کی عدم پاسداری وغیرہ) کا موجب بن جائے، وہاں سے فوراً ہجرت کرنے کا حکم ہے، مگر یہ کہ جو ہجرت کرنے سے عاجز و ناتواں ہوں جیسے: بچے، خواتین، مریض، لاغر بوڑھے وہ تو بچ بچا کر وہیں اپنا وقت گزارنے کا عذر پیش کر سکتے ہیں۔ مذکورہ موضوع کے حوالے سے اس آیت کریمہ پر جتنا بھی غور کیا جائے کم ہے۔

☆ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ ''کافروں کے ساتھ نہ ہونا'' یعنی انکی سنگت وموافقت اختیار نہ کرنا۔ لیکن جب اس نے یہ بات نہ مانی تو اللہ نے اُسے پانی کی طغیانی میں غرق کر دیا دیکھئے: (سورہ ھود: 42-43)

بطور عبرت ونصیحت چند فرامینِ رسول ﷺ پر غور فرمائیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

☆ ''نیک ساتھی کی اور بُرے ساتھی کی مثال ایسی ہے جیسے کستوری اٹھانے والا اور آگ کی بھٹی دھونکنے والا ہو۔ چنانچہ کستوری اٹھانے والا یا تو تجھے (کستوری) عطیہ دے دے گا یا، خود اس سے خرید لے گا، یا یہ کہ تو اس سے پاکیزہ خوشبو پالے گا۔ اور بھٹی دھونکنے والا، یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا، یا تو اس سے بدبو پائے گا۔'' (بخاری، رقم: 5534):

مزید فرمایا:

''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، چنانچہ تم میں سے ہر ایک یہ دیکھے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی کر رہا ہے۔'' (ابوداؤد، 4833)

یعنی جیسا آدمی ہوگا ویسے ہی اسکے دوست ہوں گے۔ اگر اچھا آدمی بھی بُرے دوستوں کی سنگت میں رہے گا، تو امکان ہے کہ بالآخر وہ بھی بُرا ہو جائے گا۔

☆ ((المرء مع من احب)) (بخاری: 6169)

''آدمی اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔''

یعنی ہمارا حشر بھی انہیں لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے ہماری محبت ہوگی، جن کے ساتھ ہمارے شب

وروز گزریں گے۔جن سے دوستیاں اور سنگت ہوگی... کیونکہ ہم بالآخر انہیں کے رنگ میں رنگیں جائیں گے۔لہٰذا اگر آپ نفس وشیطان کے حجابات سے بچنا چاہتے ہیں،تو فوراً آج ہی فیصلہ کریں اور بُرے دوست، بُرے ماحول سے کنارہ کشی کرتے ہوئے،اچھے ماحول اچھی صحبت کو اختیار کرلیں ،ورنہ بچنا بہت مشکل ہوجائے گا۔مزید یہ کہ خوردونوش کے بھی زندگی پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ہم کیا کھاتے پیتے ہیں؟ حلال وطیب کی فکر کرتے ہیں یا نہیں؟ کن لوگوں (اہل تقویٰ یا نافرمان) کے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا کھاتے ہیں... یہ چیزیں بھی اخلاقی وروحانی وجود پر اثر پذیر ہوتی ہیں۔

ان یقینی حقائق سے آگاہی کے بعد،اب اگلی اہم ترین سمجھنے والی بات یہی ہے کہ اچھی اور بُری صحبت کے ذرائع کون کون سے ہیں،تاکہ بُری صحبت سے بچ کر اچھی صحبت کے ذرائع کو زندگی میں لاکر اپنے آپ کو بچایا جاسکے۔

اچھی صحبت کے ذرائع

(1)۔اچھے لوگ، (2)۔اچھی جگہیں،اور(3)۔اچھی کتابیں

(۱)۔اچھے لوگوں کی صحبت: اچھے لوگوں سے مراد عموماً اہل علم دین دار لوگ ہی لیا جاتا ہے۔لیکن دین دار اہل علم لوگوں کی صحبت کے ضمن میں درج ذیل باتوں کا سختی سے خیال رکھنے کی ضرورت ہے:

(۱)۔فرقہ واریت کی نحوست سے پاک ہوں، (۲)۔اہل توحید ہوں۔یعنی توحید انکے دین کی اولین بنیاد ہو، (۳)۔اہل رسالت ہوں۔یعنی اپنے اپنے من پسند اکابرین کی اندھا دھند پیروی پر مائل کرنے کی بجائے،رسولوں علیہم السلام کی تعلیمات (قرآن وسنت) پر آمادہ کرنے والے ہوں،قرآن کو حاکم وحجت تسلیم کرنے والے ہوں۔ (۴)۔اہل آخرت ہوں۔یعنی آخرت کی فکر، دنیا کو آخرت کے تابع کرنے والے ہوں نہ کہ دین سے دنیا کمانے والے۔اور(۵)۔صاحب تقویٰ ہوں۔

ان صفات کے حامل سچے مخلص اہل تقویٰ دین دار لوگ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہیں۔اللہ کی خاطر ایسے لوگوں سے گاہے بگاہے رابطے میں رہیں،ان شاء اللہ بھنور سے نکل جائیں گے۔تاہم اگر دین دار اہل علم لوگوں کے حوالے سے مذکورہ باتوں کو سختی سے ملحوظ نہ رکھا گیا تو مارے

گئے، دین بھی گیا اور دنیا بھی۔ کیونکہ ان صفات سے عاری علماء حضرات فرقہ پرستی/ مسلک پرستی کی بنا پر قرآن وسنت کی غلط تاویل وتحریف، کتمانِ حق، حق اور باطل کوگڈمڈ کر کے خود بھی ڈوبیں گے اور آپ کو بھی ڈبو دیں گے۔

(2)۔اچھی جگہیں: ہسپتال (بطور عبرت)، مساجد، قبرستان، تنہائی کی جگہیں (بھیڑ سے پاک کسی پارک کا کونہ، کھیت، جنگل، صحرا) وغیرہ میں وقت گزارتے رہیں: عبادت، مطالعہ، مراقبہ...وغیرہ سے روحانی بیٹری چارج کرنے کیلئے ورنہ مردہ (Dead) ہو جائیں گے۔

(3)۔اچھی کتابیں: اچھی کتابیں (بالخصوص فہمِ قرآن) سے وابستہ رہیں۔ اسکے علاوہ دیگر اخلاص اور سچائی کی بنیاد پر لکھی ہوئی اچھی تحاریر، تقاریر....سے وابستہ رہیں۔

بُری صحبت کے ذرائع

(1)۔بُرے لوگ: (۱)۔بُرائیوں میں ملوث، (۲)۔دنیا پرستی کا شکار، (۳)۔دینی تقاضوں اور آخرت سے غافل لوگ.....وغیرہ۔

(2)۔بُری جگہیں: بازار، سینما گھر، تھیٹر، میلے ٹھیلے، ناچ گانوں کی محافل، جُوا، تاش کے اڈے، میل فی میل کے اختلاط کی جگہیں......وغیرہ۔ یاد رکھیں ہر چیز پر قابو کیا جاسکتا ہے، لیکن جنسی جذبات جو کہ ہیجانی کیفیت رکھتے ہیں، انہیں قابو کرنا انتہائی دشوار ہے۔ اسلئے اختلاط سے کوسوں دور رہیں۔

(3)۔بُری کتابیں: غلط ناول، موبائل، انٹرنیٹ، شوشل میڈیا پر موجود گندا مواد.....سب سے زیادہ ہلاکت کا باعث ہے جس نے نئی نسل کی جڑ کاٹ کر رکھ دی ہے۔ گندے ماحول کا یہ فتنہ سب سے شدید ہے جس کی لپیٹ سے بچنا بہت مشکل ہے۔ اسلئے اس سے کوسوں دور رہنے کی ضرورت ہے۔

بُری صحبت کے ان ذرائع سے جس قدر بچیں گے اور اچھی صحبت کے مذکورہ ذرائع سے جتنا زیادہ وقت وابستہ رہیں گے، اسی قدر استقامت میسر رہے گی۔ اگر آپ مراد کو پانا چاہتے ہیں تو راستہ واضح کر دیا گیا ہے، اسے اپنا کر دنیا و آخرت بچا لیں۔

سچی سُچی رہنمائی(Pure Guidance)

پمفلٹ(Pamphlets)

عام لوگوں کیلئے اہم موضوعات پر ضخیم تحاریر کی بجائے پمفلٹ کی شکل میں زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر

1	ہماری حقیقت (نفس اور روح)	2	دین کی اصل (حصہ اول، دوم)
3	ایمان کی مختلف حالتیں	4	ہدایت پر ضروری معلومات
5	اصل اور جواز	6	تطبیق: ہدایت کیلئے ناگزیر
7	قرآن سے رہنمائی پر ایک بڑی غلط فہمی	8	قرآن فہمی کی اہمیت
9	جزوی اسلام کا نتیجہ	10	توبہ اور بخشش کا قرآنی ضابطہ
11	قتل ناحق (ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ)	12	قلب کی حالتیں
13	اخروی زندگی کی جھلک	14	ابدی زندگی کی حسرتیں
15	فریضہ دعوت واصلاح	16	جہاد (زیرِ تحریر)
17	انفاق فی سبیل اللہ	18	زندگی کیا ہے؟
19	موت کو دریافت کرنا	20	تزکیہ وتقویٰ
21	سکون کے ذرائع	22	نظروں سے اوجھل بے عدلی کی شکلیں
23	خضاب کی شرعی حیثیت	24	اختلاط: نوجوان نسل کیلئے بڑی آزمائش
25	ابلیس انتہائی مکار دشمن	26	صحبت وماحول کا جادو
27	غایتِ صلوٰۃ (نماز کا مقصد)	28	تقویٰ کے مقابلے میں مال واسباب کا دھوکہ
29	کامیاب خوداردنیاوی زندگی کا راستہ	30	شکرانِ نعمت

﴿آئیں دنیاوآخرت کی کامیابی کیلئے پیغام حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں﴾

نوٹ: دیانتداری سے کوشش تو پوری کی گئی ہے کہ سچائی کو واضح کیا جائے۔ لیکن انسانی کاوش خطا سے پاک نہیں۔ اسلئے جو بھی کوئی خطا ہوئی ہوگی تو وہ دانستہ نہیں، بلکہ سہواً ہوئی ہوگی۔ لہٰذا اگر کہیں کوئی کمی بیشی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں۔ ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے۔